www.roznamasahara.com / email : sundayumang009@gmail.com

روزنامہ راشٹریہ سہارا

ہندوستان کا نمبر ایک اردو اخبار

19/مئی 2024 اتوار

سنڈے امنگ

صفحہ-7 : بزم ادب

شاہکار

(افسانہ)

صفحہ-7 : بزم ادب

سلام بن رزاق

کہانی کی روح کو بھٹکنے نہیں دیا

بینکنگ میں چین کا دبدبہ

عالمی سطح کے بینکوں کی باتیں کی جائیں، دنیا کے 5 بڑے بینکوں کی باتیں کی جائیں تو ان میں سے 4 چین کے بینک ہیں۔ 2023 تک دنیا کے جو 5 بڑے بینک تھے، ان میں سرفہرست انڈسٹریل اینڈ کمرشیل بینک آف چائنا تھا۔ اس کی بنیاد 1984 میں رکھی گئی تھی۔ صرف 40 میں اس کی کامیابی حیران کن ہے۔ انڈسٹریل اینڈ کمرشیل بینک آف چائنا کا صدر دفتر بیجنگ میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 6,303.44 ارب ڈالر تھا۔ دنیا کا دوسرا بڑا بینک بھی چین کا ہی بینک ہے۔ اس کا نام ہے- ایگری کلچرل بینک آف چائنا۔ یہ 10 جولائی، 1951 کو قائم کیا گیا تھا۔ ایگری کلچرل بینک آف چائنا کا صدر دفتر بیجنگ میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 5,623.12 ارب ڈالر تھا۔ دنیا کا تیسرا بڑا بینک بھی چین کا ہی بینک ہے۔ اس کا نام چائنا کنسٹرکشن بینک ہے۔ یہ یکم اکتوبر، 1954 کو قائم کیا گیا تھا۔ چائنا کنسٹرکشن بینک کا صدر دفتر بیجنگ میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 5,400.28 ارب ڈالر تھا۔ دنیا کا چوتھا بڑا بینک بھی چین کا ہی بینک ہے۔ اس کا نام بینک آف چائنا ہے۔ یہ 1905 میں قائم کیا گیا تھا۔ اسے تشین جنتاؤ (Chen Jintao) نے قائم کیا تھا۔ بینک آف چائنا کا صدر دفتر بیجنگ میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 4,578.28 ارب ڈالر تھا۔ 2023 میں دنیا کے 5 بڑے بینکوں میں امریکہ کا صرف ایک بینک جگہ بنانے میں کامیاب ہوسکا تھا، وہ بینک تھا- جے پی مورگن چیز۔ 2023 میں دنیا کے بڑے بینکوں میں یہ پانچویں نمبر پر تھا۔ اسے یکم دسمبر 2000 کو قائم کیا گیا تھا لیکن یہ کوئی نیا بینک نہیں ہے۔ اس کی جڑیں جن بینکوں سے ملتی ہیں، وہ کافی پرانے ہیں۔ اس کی صحیح معنوں میں ابتدا بینک آف مین ہیٹن کمپنی سے مانی جاتی ہے جس کی بنیاد 1799 میں رکھی گئی تھی۔ جے پی مورگن چیز بینک کا صدر دفتر نیویارک سٹی میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 3,875.39 ارب ڈالر تھا۔ ان 5 بڑے بینکوں کے بارے میں جاننے پر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں رہ جاتا کہ بینکنگ کے سیکٹر پر چینی حکومت نے بڑی توجہ دی ہے اور اسی وجہ سے یہ ممکن ہوسکا ہے کہ چین کے 4 بینک دنیا کے ٹاپ 5 بینکوں میں شامل ہیں۔ ■

2023 تک دنیا کے جو 5 بڑے بینک تھے، ان میں سرفہرست انڈسٹریل اینڈ کمرشیل بینک آف چائنا تھا۔ اس کی بنیاد 1984 میں رکھی گئی تھی۔ صرف 40 میں اس کی کامیابی حیران کن ہے۔ انڈسٹریل اینڈ کمرشیل بینک آف چائنا کا صدر دفتر بیجنگ میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 6,303.44 ارب ڈالر تھا۔

ٹاپ 10 میں امریکہ کے 2 بینک

امریکہ سپر پاور ہے۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی اقتصادی طاقت ہے۔ اس کے بعد ہی چین کا نمبر آتا ہے۔ بہت کوششوں کے باوجود وہ امریکہ کے قریب نہیں پہنچ سکا ہے۔ پہلے ایسا لگتا تھا کہ وہ اگلے 10 برس میں اقتصادی محاذ پر امریکہ کو پیچھے چھوڑ دے گا لیکن اب اس کی سست اقتصادی شرح نمو کو دیکھتے ہوئے یہ ممکن نظر نہیں آتا۔ ویسے کچھ کہنا مشکل ہے، کیونکہ امریکہ یوکرین اور غزہ جنگوں میں رول ادا کر رہا ہے اور اسے اس بات کی فکر زیادہ ہے کہ یوکرین جنگ روس ہارے، غزہ جنگ اسرائیل جیتے۔ خیر، بات اس وقت امریکہ کی اقتصادیات کی نہیں، اس کے بینکوں کی ہو رہی ہے۔ امریکہ کے سب سے بڑی اقتصادی طاقت ہونے کی وجہ سے یہ غلط فہمی کسی کو بھی ہوسکتی تھی کہ اس کے زیادہ بینک دنیا کے ٹاپ 10 بینکوں میں ہوں گے مگر ایسا نہیں ہے۔ دنیا کے ٹاپ 10 بینکوں میں چین کے 4 بینک ہیں جبکہ امریکہ کے 2 ہی بینک ہیں۔ 2023 تک دنیا کے بڑے بینکوں میں امریکہ کا بینک جے پی مورگن چیز پانچویں نمبر پر تھا جبکہ بینک آف امریکہ چھٹے نمبر پر تھا۔ بینک آف امریکہ 1998 میں قائم کیا گیا تھا۔ 2023 تک اس کے پاس 3,180.15 ارب ڈالر تھے۔ 3,800 ریٹیل فنانشیل سینٹرس اور 15,000 اے ٹی ایم تھے۔ 2023 تک دنیا کے ٹاپ 10 بینکوں میں 2,919.84 ارب ڈالر کے ساتھ برطانیہ کا بینک ایچ ایس بی سی ساتویں نمبر پر تھا۔ اسے 1865 میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا صدر دفتر لندن میں ہے۔ 8 ویں نمبر پر فرانس کا بینک بی این پی پاریبا ہے۔ 13 دسمبر، 1822 کو یہ بینک قائم کیا گیا تھا۔ اس کا صدر دفتر پیرس میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 2,867.44 ارب ڈالر تھا۔ 9 ویں نمبر پر جاپان کا بینک متسوبیشی یو ایف جے فنانشیل گروپ ہے۔ یکم اکتوبر، 2005 کو یہ بینک قائم کیا گیا تھا۔ اس کا صدر دفتر ٹوکیو میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 2,816.77 ارب ڈالر تھا۔ 10 ویں نمبر پر فرانس کا بینک کریدی اگری کول (Crédit Agricole) ہے۔ 5 نومبر، 1894 کو یہ بینک قائم کیا گیا تھا۔ اس کا صدر دفتر مونتروج میں ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 2,736.95 ارب ڈالر تھا۔ اس طرح دنیا کے ٹاپ 10 بینکوں میں سب سے زیادہ 4 بینک چین کے ہیں اور اس کے بعد 2-2 بینک امریکہ اور فرانس کے ہیں۔ برطانیہ اور جاپان کے ایک ایک بینک ہیں۔ ■

ٹاپ 100 بینکوں میں ہندوستان کے 2 بینک

ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اقتصادی طور پر وہ دنیا کے ٹاپ 5 ملکوں میں شامل ہے اور امید یہی کی جانی چاہیے کہ اس کی اقتصادی ترقی کی رفتار قائم رہے گی۔ یہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی کی وجہ سے بھی ممکن ہوا ہے کہ دنیا کے ٹاپ 100 بینکوں میں اس کے 2 بینک شامل ہیں۔ یہ بینک ہیں- ایس بی آئی یعنی اسٹیٹ بینک آف انڈیا اور ایچ ڈی ایف سی بینک۔ دنیا کے ٹاپ 100 بینکوں میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا 45 ویں نمبر پر ہے جبکہ ایچ ڈی ایف سی بینک 74 ویں نمبر پر ہے۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی جڑیں بینک آف کلکتہ سے جاکر ملتی ہیں جس کا نام بعد میں بدل کر بینک آف بنگال کر دیا گیا تھا۔ بینک آف کلکتہ 2 جون، 1806 کو قائم کیا گیا تھا۔ اسی طرح کے 3 بینکوں میں سے 2 اور بینک، بینک آف بامبے اور بینک آف مدراس تھے۔ بینک آف بامبے 15 اپریل، 1840 اور بینک آف مدراس یکم جولائی، 1843 کو قائم کیے گئے تھے۔ ان تینوں بینکوں کو امپیریل بینک میں ضم کر دیا گیا۔ امپیریل بینک کی بنیاد 27 جنوری، 1921 کو رکھی گئی تھی۔ آزادی کے بعد اسی کا نام بدل کر اسٹیٹ بینک آف انڈیا کر دیا گیا اور اسے قومیا لیا گیا۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا یکم جولائی، 1955 سے اپنے اس نام سے جانا گیا۔ آج اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی 22,219 شاخیں ہیں۔ اس کے اے ٹی ایم کی تعداد 62,617 ہے۔ دیگر ملکوں میں بھی اس کی شاخیں ہیں۔ 31 ممالک میں اس کی 229 شاخیں ہیں۔ اس کے 50 کروڑ سے زیادہ ممبر ہیں۔ 31 دسمبر، 2022 تک اس کے ملازمین کی تعداد 240,198 تھی۔ 2023 تک اس کے پاس 780.05 ارب ڈالر تھے۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا کا صدر دفتر مہاراشٹر کے دارالحکومت ممبئی میں ہے۔

ایچ ڈی ایف سی بینک، ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ فنانس کارپوریشن کی ایک شاخ کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے اس بینک کے نام میں ایچ ڈی ایف سی شامل ہے۔ ایچ ڈی ایف سی بینک کا صدر دفتر ممبئی میں ہے۔ یہ بینک اگست 1994 میں قائم کیا گیا تھا۔ 4 اپریل، 2022 کو ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ فنانس کارپوریشن کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ اسے ایچ ڈی ایف سی بینک میں ضم کیا جا رہا ہے۔ اس کے پاس 12 کروڑ صارفین ہیں۔ یکم جولائی، 2023 تک ایچ ڈی ایف سی بینک میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 177,000 تھی۔ اس بینک کی 8,300 شاخیں ہیں۔ 2023 تک اس کے پاس 464.34 ارب ڈالر تھے۔ ایچ ڈی ایف سی بینک ہندوستان کا سب سے بڑا پرائیویٹ سیکٹر بینک ہے۔ ■

4000 سال پرانی ہے بینکنگ کی تاریخ

بینک آج دنیا بھر کے لوگوں کی ضرورت بن چکے ہیں۔ دنیا کے زیادہ تر لوگ بینکوں سے مستفید ہو رہے ہیں، کیونکہ بینکوں نے جگہ جگہ اے ٹی ایم یعنی خودکار نقد شماری آلہ یا آٹومیٹڈ ٹیلر مشین (Automated teller machine) نصب کر دی ہیں۔ ان کی وجہ سے صارفین کو کافی آسانی ہوگئی ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل بینکنگ نے پیسے کے لین دین اور بینکنگ سے وابستہ دیگر کاموں کو پہلے کی بہ نسبت کافی آسان بنا دیا ہے۔ وہ لوگ بھی بینک کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے لگے ہیں جو پہلے یا تو اس کا استعمال نہیں کرتے تھے یا کم کرتے تھے مگر بینکوں نے کامیابی کا یہ سفر ایک دن میں طے نہیں کیا ہے۔ اس سفر میں صدیاں لگی ہیں۔ بینکوں کی تاریخ کے سلسلے میں دعوے سے کوئی بات کہنا مشکل ہے۔ اکثر نئی تحقیق پرانی تحقیق کو غلط ثابت کر دیتی ہے مگر اب تک ہونے والی تحقیق اسی نتیجے پر پہنچنے میں مدد کرتی ہے کہ سب سے پہلے بینکوں کی ابتدا اشوریہ (Assyria)، ہندوستان اور سمیری (Sumer) میں 2000 قبل مسیح میں ہوئی تھی۔ شروع میں تاجر، کسانوں اور ان کاروباریوں کو قرض دیا کرتے تھے جو اشیا کو شہروں میں لے جاکر فروخت کیا کرتے تھے۔ بعد کے وقت میں بینکوں کے فروغ میں یونانیوں، رومیوں، چینیوں اور ہندوستانیوں نے اہم کردار ادا کیا۔ یہ بات الگ ہے کہ اس وقت بینکوں کا نظام آج کے بینکوں کے نظام جیسا نہیں تھا اور آج کے بینکوں جیسی سہولتیں اس وقت کے بینکوں میں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ ان کے کام بھی محدود تھے۔ آج بینکوں کا دائرۂ کار کافی وسیع ہو چکا ہے۔ اسی لیے ان کی اہمیت کافی بڑھ چکی ہے۔ ■

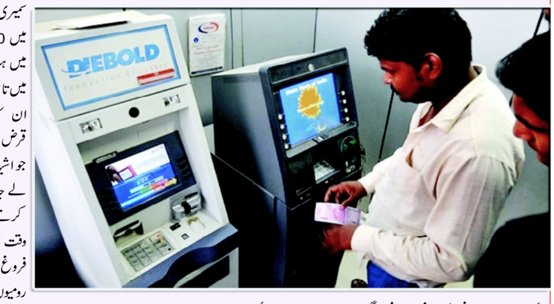

ٹاپ 100 بینکوں میں کس ملک کے کتنے بینک

مسلم ملکوں میں صرف قطر کا ہی ایک بینک ٹاپ 100 بینکوں میں شامل ہے۔ یہ کیو این بی گروپ یا قطر نیشنل بینک ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 338.14 ارب ڈالر تھے۔

دنیا کے 100 بڑے بینکوں میں سے 50 سے زیادہ بینک 7 ممالک کے ہیں۔ ان میں چین بہت آگے ہے، امریکہ سے بھی آگے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ گفتگو کا یہ الگ موضوع ہے۔ فی الوقت دیکھنا یہ ہے کہ 2023 تک دنیا کے ٹاپ 100 بینکوں میں کون سے ملک کے کتنے بینک تھے۔ اس فہرست میں چین سرفہرست ہے۔ ٹاپ 100 بینکوں میں چین کے 20 بینک ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا بینک اسی کا ہے۔ دوسرا، تیسرا اور چوتھا بڑا بینک بھی اسی کا ہے۔ اس کے بعد امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ ٹاپ 100 بینکوں میں امریکہ کے 12 بینک ہیں۔ دنیا کے بڑے بینکوں کے معاملے میں جاپان تیسرے نمبر پر ہے۔ ٹاپ 100 بینکوں میں اس کے 8 بینک ہیں۔ بڑے بینکوں کے معاملے میں 3 ممالک چوتھے نمبر پر ہیں۔ یہ 3 ممالک برطانیہ، فرانس، جنوبی کوریا ہیں۔ ٹاپ 100 بینکوں میں برطانیہ، فرانس، جنوبی کوریا میں سے ہر ملک کے 6 بینک ہیں۔ ان تینوں کو چوتھی، پانچویں، چھٹی پوزیشن نہیں دی گئی ہے، البتہ ان کے بعد آنے والے ملک کو چھٹے نمبر کے بعد رکھا گیا ہے اور وہ ملک ہے کنیڈا۔ سب سے زیادہ بڑے بینکوں کے معاملے میں وہ ساتویں نمبر پر ہے۔ 100 بڑے بینکوں کی فہرست میں اس کے 5 بینک ہیں۔ بڑے بینکوں کے معاملے میں آٹھویں نمبر پر 3 ملکوں کو رکھا گیا ہے مگر ان کے بعد آنے والے ملکوں کو نویں نمبر پر رکھنے کے بجائے گیارہویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ 8 ویں نمبر کے ملکوں میں جرمنی، آسٹریلیا، برازیل ہیں۔ ٹاپ 100 بینکوں میں ان تینوں ہی ملکوں میں سے ہر ایک ملک کے پاس 4 بینک ہیں۔ بڑے بینکوں کے معاملے میں گیارہویں نمبر پر بھی 3 ممالک ہیں، البتہ ان کے بعد آنے والے ملکوں کو بارہویں نمبر پر رکھنے کے بجائے چودھویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ گیارہویں نمبر کے ملکوں میں اسپین، نیدرلینڈ، سنگاپور ہیں۔ ٹاپ 100 بینکوں میں ان تینوں ہی ملکوں میں سے ہر ایک کے پاس 3 بینک ہیں۔ بڑے بینکوں کے معاملے میں چودھویں نمبر پر 5 ممالک ہیں۔ ان کے بعد آنے والے ملکوں کو انیسویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ چودھویں نمبر کے ملکوں میں سوئٹزرلینڈ، اٹلی، ہندوستان، روس، سویڈن ہیں۔ ٹاپ 100 بینکوں میں ان پانچوں ملکوں میں سے ہر ایک کے پاس 2 بینک ہیں۔ انیسویں نمبر پر 6 ممالک ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ٹاپ 100 بینکوں میں ایک بینک ہے۔ یہ ممالک ہیں- فن لینڈ، ڈنمارک، بلجیم، آسٹریا، ناروے، قطر۔ مسلم ملکوں میں صرف قطر کا ہی ایک بینک ٹاپ 100 بینکوں میں شامل ہے۔ یہ کیو این بی گروپ یا قطر نیشنل بینک ہے۔ 2023 تک اس کے پاس 338.14 ارب ڈالر تھے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ 2023 تک پاکستان کی جی ڈی پی 340.64 ارب ڈالر تھی۔ ■